روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 130 | سوموار 10 صفر المظفر 1418ھ 16 احسان 1376ھش 16 جون 1997ء

خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی سب باتیں چھوڑ دو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جو شخص جرأت کے ساتھ گناہ، فسق و فجور اور معصیت میں مبتلا ہوتا ہے وہ خطرناک حالت میں ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا عذاب اس کی تاک میں ہوتا ہے اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔ جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچائے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں ایسے وقت میں انکی نافرمانی انہیں ہلاک کر دیتی ہے اور ان کا تقویٰ انہیں بچالیتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 280)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں پھر بیان کرتا ہوں اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رحم دو قسم کا ہوتا ہے۔ اول رحمانیت اور دوسرا رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔ رحمانیت تو ایسا فیضان ہے کہ جو ہمارے وجود اور ہستی سے بھی پہلے شروع ہوا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے ہمارے وجود سے پیشتر ہی زمین و آسمان، چاند و سورج اور دیگر اشیاء ارضی و سماوی پیدا کی ہیں، جو سب کی سب ہمارے کام آنے والی ہیں اور کام آتی ہیں۔ دوسرے حیوانات بھی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر وہ جبکہ بجائے خود انسان ہی کے لئے مفید ہیں اور انسان ہی کے کام آتے ہیں۔ تو گویا مجموعی طور پر انسان ہی ان سب سے فائدہ اٹھانے والا ٹھہرا۔ دیکھو جسمانی امور میں کیسی اعلیٰ درجہ کی غذائیں کھاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا گوشت انسان کے لئے ہے۔ ٹکڑے اور ہڈیاں کتوں کے واسطے۔ جسمانی طور پر تو کسی حد تک حیوان بھی شریک ہیں، مگر روحانی لذات میں جانور شریک نہیں ہیں۔ پس یہ دو قسم کی رحمتیں ہیں۔ ایک وہ جو ہمارے وجود سے پہلے ہی عطا ہوئی ہیں اور دوسری وہ جو رحیمیت کی شان کے نمونے ہیں اور وہ دعا کے بعد پیدا ہوتے ہیں اور ان میں ایک فعل کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 127)

رحمٰن خدا کے بندے جھوٹ اور لغو سے پرہیز کرتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ لوگ جو رحمٰن خدا کے بندے ہیں ان کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ جھوٹ کا مونہہ تک نہیں دیکھتے (۔) اور لغو چیزوں سے ان کا اجتناب دراصل اسی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ لغو جھوٹ ہوتا ہے۔ پس تمام لہو و لعب، جتنی بھی لغو باتیں ہیں بنیادی طور پر چونکہ وہ جھوٹ ہیں اس لئے جھوٹ سے اجتناب کے نتیجے میں لغو سے ان کی دلچسپی از خود کم ہونے لگتی ہے جب کہ دوسروں کی زندگی کا مقصد لغو چیزیں ہیں وہ سرسری نظر سے ان کو دیکھتے ہیں اور کوئی دلچسپی نہیں لیتے (۔) اب یہ جو بیان ہے بہت ہی عظیم بیان ہے کہ جب وہ دلچسپی نہیں لیتے تو حقارت کی نظر سے بھی نہیں دیکھتے، ان لوگوں پر اپنی کوئی برتری بھی نہیں ثابت کرتے، عزت اور بے نیازی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ یعنی کئی لوگ بعض دفعہ بیٹھے تاش کھیل رہے ہیں، کوئی فضول باتیں اور کر رہے ہیں کہیں جوا چل رہا ہے، (صاحب ایمان) کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر جگہ کھڑا ہو اور ان سے جھگڑا شروع کر دے اور کہے دیکھو میں تو نہیں کرتا تم ایسا کرتے ہو۔ ان کے جو گزرنے کی طرز ہے وہی پیغام دے دیتی ہے۔ ان کے اندر عزت اور احترام کا ایک مقام ہے جس کو وہ اپنی چال سے ظاہر کرتے ہیں، سرسری نظر ڈالتے ہوئے اس طرح گزرتے ہیں جیسے ان کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جو جھوٹ سے نفرت کے نتیجے میں از خود اس قسم کی صفات ظاہر کرنے لگتے ہیں ان دونوں چیزوں کا بہت گہرا تعلق ہے۔ جتنا جھوٹ سے تعلق ہو گا اتنا لغو سے تعلق ہو گا۔ جتنا جھوٹ سے بے نیازی ہو گی اتنا لغو سے بے نیازی ہوتی چلی جائے گی اور جب ایک چیز سے بے نیازی ہو تو انسانی فطرت مر تو نہیں جایا کرتی اس کی ضرورت تو اپنی جگہ باقی رہتی ہے۔ انسانی فطرت اس خلاء کو بھرنا چاہتی ہے جو ہر انسان کے دل میں ہے کہ میں کچھ حاصل کروں، تسکین قلب کا سامان ہو۔ (۔) ان کی توجہ لغو سے ہٹتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی آیات کی

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ مکرم کریم احمد ظفر صاحب ابن مکرم حضرت مولوی ظہور حسین صاحب سابق مربی بخارا اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم ملک نعیم احمد صاحب ہارٹ اٹیک کی وجہ سے نیویارک کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ صدف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عابد صاحب نیویارک میں بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سعید احمد خان صاحب شیروانی بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں اور علاج کے لئے Institute of cordialogy Lahore میں داخل ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مورخہ 8 مئی 1997ء کو بیت الصادق دارالعلوم غربی ربوہ میں مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے مکرم آصف احمد خان صاحب یوسف زئی ابن مکرم سلطان شیر خان صاحب یوسف زئی حال مقیم جرمنی کے نکاح کا اعلان بہمراہ مکرمہ صنوبر سلطانہ یوسف صاحبہ بنت مکرم حلیم یوسف صاحب اٹھوال مقیم ہالینڈ 20'000 جرمن مارک حق مہر پر کیا مکرم آصف احمد خان صاحب محترم ارشاد احمد خان صاحب یوسف زئی مربی سلسلہ نوشہرہ کینٹ کے چھوٹے بھائی ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منور احمد صاحب لاہور ابن مکرم مبارک احمد ملک صاحب (ر) ایگزیکٹو ڈائریکٹر سٹیٹ لائف انشورنش کارپوریشن کو مورخہ 26۔ مئی 97ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت نیرہ نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی چوتھی نسل سے ہے اور مکرم عبدالسمیع صاحب انجینئر بریڈ فورڈ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر اور سعادت مند بنائے۔

تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- احسان 1376 ھش   16- جون 1997ء

کلامِ الٰہی کا مطالعہ اور اس پر عمل

کلام الٰہی مطالعہ کرنے کے لئے بھی ہے اور عمل کرنے کے لئے بھی۔ مطالعہ کرنے سے بھی برکت ملتی ہے۔ دل صاف اور پاک ہونے لگتا ہے اور جذبات میں خدا تعالیٰ کی محبت بڑھنے لگتی ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ کلام الٰہی عمل کرنے کے لئے ہے۔ عمل کرنا برکت کا باعث بھی ہوتا ہے اور بہتری کا باعث بھی۔ جب ہم کلام الٰہی کی کسی ہدایت پر عمل کرتے ہیں تو پہلی بات تو ہمیں یہ حاصل ہوتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب لاتے ہیں۔ خدا کا ہم سے پیار بڑھتا ہے اور دوسری بات یہ کہ اس ہدایت پر جو خالق کل نے ہماری ہر کنہ جانتے ہوئے ہمیں دی ہے ہمیں اپنی زندگی کو بہتر بنانے کا موقعہ ملتا ہے۔ پس ان دونوں باتوں کو سامنے رکھا جائے تو کلام الٰہی کا مطالعہ کرنا اور اس پر عمل کرنا دونوں باتیں لازمہ حیات ہو جاتی ہیں۔ اس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"کلام الٰہی ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجے کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اعمال صالحہ جو کلام الٰہی کی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں وہ ایک شجر طیب کی مثال جو کلام الٰہی میں دی گئی ہے بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ ان میں پیدا ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنے ایمان میں نشوونما کا مادہ نہیں رکھتا بلکہ اس کا ایمان مردہ ہے تو اس پر اعمال صالحہ کے طیب اشجار کے بارور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ یہ راہ کوئی بے ثمر اور حیران اور سرگرداں کرنے والی نہیں ہے۔ بلکہ اس پر چل کر انسان بامراد اور کامیاب ہوتا ہے اور عبادت کے لئے تکمیل عملی ضروری شے ہے۔ ورنہ وہ محض ایک کھیل ہو گا۔ کیونکہ درخت اگر پھل نہ دے خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو مفید نہیں ہو سکتا"

کلام الٰہی سے جو فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اس کے ذریعے خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ انسان کی زندگی کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہر نیکی کی بنیاد ہے۔ اور ہر بدی اسی سے دور ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق ہو اور انسان نیکیوں کی پرواہ نہ کرے اور برے کاموں میں ملوث ہو جائے۔

پس سب سے بہتر زندگی بدلنے کا نسخہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جائے اور سچا تعلق پیدا کرنے کے لئے کلام الٰہی کی ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کلام الٰہی کی ہدایت پر عمل کرنا ہی اعمال صالحہ کا موجب بنتا ہے۔ انسان اعمال تو ہر قسم کے کرتا ہے۔ بعض اعمال کو وہ اچھا بھی سمجھتا ہے لیکن جو اعمال خدا تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق ہوں اور جن سے اس کی منشاء اور اس کی رضا ٹپکتی ہو' اور انہی کو اعمال صالحہ کا نام دیا جاسکتا ہے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہونے سے ہمارے اعمال صرف اعمال نہیں رہ جاتے بلکہ اعمال صالحہ بن جاتے ہیں۔ اور اعمال صالحہ کی جو مثال کلام الٰہی میں دی گئی ہے وہ ایک شجر طیب کی ہے۔ جس طرح اعمال ہر قسم کے ہو سکتے ہیں اسی طرح شجر بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض اشجار میں پھیلاؤ زیادہ ہوتا ہے۔ بعض میں اونچائی زیادہ ہوتی ہے۔ بعض کی لکڑی سخت ہوتی ہے بعض کی لکڑی نرم ہوتی ہے۔ لیکن سب سے بہتر شجر وہ شجر سمجھا جائے گا۔ جو حقیقی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہو اور وہ پھل پھول بھی لائے۔ اگر پھل پھول لانے والا درخت ہے اور اس پر پھل پھول پیدا نہیں ہوتے تو اس کا پھیلاؤ چاہے کتنا ہی کیوں نہ ہو اور اس کی اونچائی بھی چاہے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو وہ کسی کام کا درخت نہیں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ بعض درخت جو اونچے ہوتے ہیں ان سے مفید کام لئے جاتے ہیں۔ بعض درخت جو پھیلاؤ رکھتے ہیں ان سے بھی مفید کام لئے جاتے ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ ان سے پھل اور پھول کی توقع کی جائے۔ البتہ جو درخت بھی پھل اور پھول کے لئے لگایا جائے اس میں اگر پھل اور پھول نہ آئیں تو وہ درخت محض ایندھن بنانے کے لئے کاٹا جاتا ہے۔ اور پھر پھل پھول کے متعلق بھی یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اگر پھل میٹھا نہ ہو اور ذائقے دار نہ ہو تو اسے کون استعمال نہیں کرے گا نہ صرف یہ کہ اسے استعمال نہیں کرے گا اس سے گریز کرے گا۔ پھل کو توڑا منہ میں ڈالا نہ مٹھاس۔ نہ ذائقہ۔ بلکہ ترشی اور ترشی بھی ایسی جو گلے کو پکڑ لے۔ ایسے پھل کو دوسری دفعہ کون منہ میں ڈالے گا۔ اور یہ جو پہلی دفعہ منہ میں ڈال لیا ہے۔ اس کو بھی تھوک تھوک کر وہ اپنے منہ کو صاف کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ پھل پھول والے درخت پھل پھول ضرور لائیں۔ جس شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جائے اس کے اعمال' اعمال صالحہ بن جاتے ہیں اور وہ ایک شجر طیب کی مثال ہوتا ہے یعنی اس سے دنیا کو فائدہ پہنچتا ہے۔ دنیا اسے میٹھا اور ذائقے دار سمجھتی ہے اور اس سے استفادہ کرتی ہے۔ اس سے نہ صرف اپنی زندگی بہتر بن جاتی ہے بلکہ یہ بات دوسروں کی زندگی کو بھی بہتر بنانے والی ہے۔

دیکھا آپ نے۔ یہ سب کچھ نتیجہ ہے کلام الٰہی کی ہدایات پر عمل کرنے کا۔ ہمیں ہر وقت خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں کلام الٰہی کی سمجھ بوجھ عطا کرے۔ ہم اس کا مطالعہ کرتے رہیں۔ ہم اس کی ہر ہدایت پر عمل کرنے والے ہوں۔ تاکہ ہمارے اعمال اعمال صالحہ بن جائیں اور ہم ایک پھل پھول دینے والے شجر کی طرح دنیا کو فائدہ پہنچائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

فاصلہ کتنا بھی ہو' منزل رہے پیشِ نظر
ہے لگن تو تُو سمجھ اس کو محبت کا سفر
راستہ ہموار ہو' یا وادیاں ہوں خارزار
دائیں بائیں دیکھ تو' لیکن چلا چل بے خطر
"مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے"
عزم و ہمت ہے تری پہچان' تُو ہرگز نہ ڈر

ابوالاقبال

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب ایم اے' پی ایچ ڈی' لاہور سید ناناصر نمبر ماہنامہ خالد ربوہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ کے زمانہ طالب علمی کی پاکیزہ جھلکیاں

1924ء یا 1925ء کی بات ہے۔ میری عمر اس وقت قریباً 15 سال تھی۔ حضرت امام جماعت الثانی نے موسم گرما کے اختتام پر ڈلہوزی سے واپسی پر گورداسپور میں ملک مولیٰ بخش صاحب کے مکان پر قیام فرمایا اور احمدیوں میں یہ بات خاص طور پر ہو رہی تھی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے فرزند اکبر حضرت مرزا ناصر احمد حضرت صاحب کے ہمراہ ہیں۔ میں ان دنوں گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور میں طالب علم تھا۔ سکول سے چھٹی ہوتے ہی اس دن میں ملک مولیٰ بخش صاحب کے مکان پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ تقریباً میری عمر کے ایک صاحب بالکل خاموش کھڑے ہیں جبکہ ان کے قریب بیٹھے تین چار آدمی آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔

سر پر ترکی ٹوپی جس کا پھندنا ٹوٹا ہوا تھا۔ قمیض اور شلوار میں ملبوس۔ شلوار یا تو استری شدہ نہ تھی۔ اگر تھی تو زیادہ بار پہننے کی وجہ سے اس میں شکن پڑے ہوئے تھے۔ کپڑے صاف ضرور تھے مگر میرا پہلا تاثر یہ تھا کہ ان کپڑوں کے پہننے والے کو اپنے لباس کی چنداں پرواہ نہیں ہے۔ میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ صاحبزادہ (حضرت) مرزا ناصر احمد ہیں۔ میری اپنی طبیعت شرمیلی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب سے میری بات نہ ہوئی لیکن ان سے یہ میری پہلی خاموش ملاقات تھی۔

میٹرک کا امتحان پاس کرتے ہی میں لاہور گیا اور حضرت امام جماعت الثانی کے ایک ارشاد کی تعمیل کے لئے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب سے ملنے ماڈل ٹاؤن پہنچا۔ اس وقت حضرت چوہدری صاحب اپنی کوٹھی کے لان میں ٹہل رہے تھے۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد بھی ان کے ساتھ چہل قدمی فرما رہے تھے۔ اور وہ دونوں آپس میں بڑی سنجیدگی سے گفتگو بھی کرتے جاتے تھے میں ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رخصت ہوئے تو میرے پاس سے گزرے ہماری دعا سلام ہوئی۔ اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب قمیص' کوٹ' سفید شلوار اور سیاہ جوتے پہنے ہوئے تھے۔ لباس غیر معمولی طور پر صاف تھا۔ ترکی ٹوپی انہوں نے اپنے ایک ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ چہرے پر بڑی بشاشت اور رفتار میں وقار تھا۔ دعا سلام کے علاوہ ان سے میری کوئی گفتگو نہ ہوئی۔

میں نے 1932ء میں گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اس سے قبل دو سال سے میں اس وقت کے روزنامہ اخبار سیاست کا ایڈیٹر اور اس کی نائٹ شفٹ کا انچارج بھی تھا۔ بی۔ اے پاس کرنے کے دو سال بعد تک میں اس آسامی پر کام کرتا رہا۔

1932ء میں موسم گرم کی تعطیلات ختم ہوئیں اور کالج کھلے تو پہلے دن ہی کلاس شروع ہونے سے پہلے میری ملاقات حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے یوں ہوئی کہ کالج کی عمارت کے بڑے دروازے کے قریب تین چار احمدی طالب علم کھڑے تھے۔ چاند کے گرد ستاروں کا ہالہ۔ درمیان میں آپ تھے اور ارد گرد دوسرے احمدی طلبا تھے۔ غالباً میرے معروف صحافی ہونے کی وجہ سے یہ احمدی احباب مجھے پہچانتے تھے۔ ان سب کو دیکھ کر میں ان کی طرف بڑھا اور سلام کہہ کر سب سے پہلے میں نے حضرت صاحب سے ہاتھ ملایا۔ پھر دوسرے دوستوں سے۔ ابھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی کہ کلاس لگنے کی گھنٹی بج گئی۔ ہمارا پہلا پیریڈ انگریزی کا تھا اور صرف میرا یہی پیریڈ حضرت صاحب کے ساتھ مشترک تھا۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت میرا دائیں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے رکھا اور اسی طرح ہم کلاس روم میں داخل ہوئے اور ہم نشست ہو کر بنچ پر بیٹھ گئے۔ اس زمانے میں گورنمنٹ کالج لاہور میں یہ عام روایت تھی کہ عام طور پر اکثر طالب علم کلاس روم میں ایک بار جس سیٹ پر بیٹھ گئے آئندہ بھی اسی پر بیٹھتے رہے۔ چنانچہ ہم بھی اس پہلے دن کلاس روم کی صف اول میں جن دو نشستوں پر بیٹھے آئندہ دو سال ان ہی نشستوں پر بیٹھتے رہے۔ اس طرح مجھے دو سال حضرت صاحب کے ہم نشست ہونے کا شرف حاصل رہا۔

بہت جلد حضرت صاحب کی تین خوبیاں کھل کر مجھ پر نمایاں ہو گئیں۔ پہلی خوبی آپ کی یہ تھی کہ بڑے سے بڑے حادثے کا روشن پہلو تلاش کر لیتے۔ حادثہ بہرحال حادثہ ہوتا ہے۔ لیکن منطقی طور پر اس کا کوئی روشن پہلو نظر آجائے تو انسان کو مایوسی کی ظلمت میں بھی روشنی کی کرن نظر آجاتی ہے۔ چنانچہ جس دوست پر بھی کوئی مصیبت آجاتی وہ حضرت صاحب کی گفتگو سن کر کچھ نہ کچھ اطمینان پا لیتا۔ دوسری خوبی آپ میں یہ تھی کہ آپ کی طبیعت میں نہایت لطیف مزاح فراواں تھا۔ بے تکلف دوستوں میں حضرت صاحب اکثر باتوں کو لطائف کا رنگ دے لیتے۔ کشادہ اور خندہ پیشانی' ہونٹوں پر مسکراہٹ' آنکھوں میں غیر معمولی اور پرکشش چمک جادو کا اثر کرتی۔ جس کسی سے آپ مخاطب ہوتے وہ مسحور ہو جاتا۔ تیسری خوبی یہ تھی کہ حضرت صاحب کسی کی غیبت کبھی نہ فرماتے۔ کسی دوست یا عزیز میں کوئی کمزوری دیکھ پاتے تو اسے ایک لطیفے کی شکل دے کر اکثر دوسروں کے سامنے اس کا ذکر اس کمزوری کے حوالہ سے اس لطیف انداز سے کرتے کہ وہ دوست خود بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکتا اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح بھی کر لیتا۔

کالج کھلے ابھی دس پندرہ روز ہوئے تھے کہ ایک دن کلاس شروع ہونے سے پہلے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مناسب ہے ہم احمدی طلباء مل کر ایک نئی تنظیم قائم کر لیں جس کا منشور دعوت الی اللہ ہو۔ لیکن اس تنظیم کے ممبروں کی تعداد زیادہ نہ ہو۔ میں سمجھ گیا کہ حضرت صاحب در حقیقت اپنے اس پروگرام کا نہ صرف ڈھانچہ تیار کر چکے ہیں بلکہ اس کی تفاصیل بھی ان کے ذہن میں ہیں۔ چنانچہ میں نے بے تکلفی سے گزارش کی کہ نہ صرف آپ اپنے ذہن میں تنظیم قائم کر چکے ہیں بلکہ غالباً ان طلباء کا انتخاب بھی اپنے ذہن میں فرما چکے ہیں جن کو اس تنظیم میں شامل کرنا ہے۔ اگر میرا قیاس صحیح ہے تو شروع کیجئے۔ چنانچہ آپ نے کچھ تفاصیل ارشاد فرمائیں۔ آپ کا قیام لاہور کی ایمپریس روڈ پر ایک کرائے کی عمارت میں واقع احمدیہ ہوسٹل میں تھا۔ ایک ہفتہ بعد آپ نے ہم چند احمدی طلباء کو احمدیہ ہوسٹل میں اکٹھا کیا اور اپنی سکیم رسمی طور پر ارشاد فرما دی۔ قرار پایا کہ اس تنظیم کا نام عشرہ کاملہ ہو گا اور لاہور کے مختلف کالجوں کے دس طلباء حضرت صاحب سمیت اس کے ممبر ہوں گے۔ چنانچہ اسی روز حضرت صاحب کو متفقہ طور پر عشرہ کاملہ کا صدر منتخب کیا گیا۔ اپنے علاوہ حضرت صاحب نے جن طالب علموں کو اس کارکن نامزد کیا ان میں سے جو نام مجھے اب تک یاد ہیں وہ حسب ذیل تھے۔ صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب ابن حضرت مرزا عزیز احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم۔ ایم۔ احمد)۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ میاں محمد عمر صاحب (جو کچھ عرصہ ہوا ڈی ایس پی کے عہدے سے ریٹائر ہو کر اب ساہی وال میں آباد ہیں) اور خاکسار عبدالرشید تبسم۔

عشرہ کاملہ کا طریق کار حضرت صاحب نے یہ تجویز فرمایا کہ نگارشات حضرت بانی سلسلہ میں سے ہر مہینے آپ ایک اقتباس منتخب فرمائیں گے جو آرٹ پیپر پر شائع کر کے لاہور کے تمام کالجوں کے طلباء میں تقسیم کیا جایا کرے گا۔ چنانچہ عشرہ کاملہ کے ہر ممبر کے سپرد ایک یا دو کالج کر دیئے گئے۔ میرے ذمہ لاہور کا لاء کالج ٹھہرا۔ ایک روزنامہ اخبار کا ایڈیٹر ہونے کی وجہ سے میرا تعلق پریس سے تھا اس لئے ہر مہینے حضرت صاحب اپنا منتخب کردہ اقتباس میرے سپرد کر دیتے جس کی کتابت کرا کر میں پانچ ہزار پمفلٹ کی صورت میں چھپواتا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ عشرہ کاملہ کی ماہوار رکنیت کا چندہ بھی تھا۔ اس رقم سے حضرت صاحب بل ادا فرما دیتے عشرہ کاملہ نے جو پہلا پمفلٹ شائع کیا اس کا عنوان تھا "ہستی باری تعالیٰ۔" وہ پمفلٹ زیادہ تر غیر مسلم طلباء میں تقسیم کیا گیا۔

دو ہی مہینے میں ان پمفلٹوں کا پورے لاہور میں بڑا شہرہ ہو گیا جس پر کچھ غیر مسلم عناصر سخت برہم ہوئے۔ اپنی برہمی کا ہدف انہوں نے آپ کو بنا لیا۔ آپ کے خلاف سازشیں ہونے لگیں اور حضرت صاحب پر حملے کرنے کی کوششیں بھی

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی وفات پر مجلس تحریک جدید کی قرارداد تعزیت

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان اپنے اس خصوصی اجلاس میں حضرت سیدہ بشریٰ بیگم "مہر آپا" صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی رحلت مورخہ 22 مئی 1997ء پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی اور حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی پوتی تھیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سیدہ موصوفہ کو ہمارے پیارے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی کی حرم اور اسی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہو ہونے کا شرف حاصل تھا۔

آپ 7/اپریل 1919ء کو جہلم میں پیدا ہوئیں 1944ء میں الٰہی بشارات کی روشنی میں آپ کی شادی حضرت امام جماعت الثانی سے ہوئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو ایک رؤیا میں یہ خبر دی گئی کہ

ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے کہ مہر آپا کو بلاؤ۔

جس کے معنی ہیں محبت کرنے والی آپا۔ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وفات کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کی اولاد کی نگہداشت کے لئے ان کے خاندان سے ہی ان کی سگی بھتیجی کا انتخاب فرمایا اور خدا نے آپ کو بتایا کہ ان کا تعلق بچوں سے محبت کرنے والی آپا کا ہو گا اور ایسا ہی ہوا۔

آپ کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پاکستان میں بطور سیکرٹری خدمت خلق' سیکرٹری تربیت' سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور نائبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ خدمات کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ بہت نیک' متقی' راستباز خاتون تھیں۔ غریبوں اور مسکینوں سے ہمدردی اور مہمان نوازی کی اعلیٰ صفات سے متصف تھیں۔

ہم ممبران مجلس تحریک جدید اپنے پیارے امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع' سیدہ موصوفہ کے بھائی' ہمشیرہ' خاندان حضرت بانی سلسلہ کے جملہ افراد اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا جائے۔ آمین

سیکرٹری مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان

ہوئیں۔ بعض دفعہ بڑا اشتعال پھیل جاتا۔ بعض دفعہ حضرت صاحب کو کسی گہری سازش کا پتہ چلتا تو غصے سے آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔ بھرپور جوانی کا زمانہ۔ کوئی اور نوجوان ہوتا تو شاید سازشیوں کو غلیظ گالیاں دیتا لیکن ہر ایسے موقع پر حضرت صاحب انتہائی ضبط سے کام لیتے اور صرف اتنا فرماتے۔

"دیکھا! ان بے ایمانوں نے پھر میرے خلاف سازش کی"۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے دو سالہ زمانہ طالب علمی کے دوران آپ کا لباس ترکی ٹوپی، کوٹ، قمیص، سفید لٹھے کی شلوار اور سیاہ جوتا رہا۔

ایک خوبی حضرت صاحب میں یہ تھی کہ آپ وقت کی بڑی قدر کرتے تھے۔ آپ نے چند منٹ بھی کبھی ضائع نہ کئے۔ انتہا درجے کے محنتی تھے۔ سارا دن شدید محنت کرنے کے بعد رات کو سوتے تو بے حد گہری نیند آتی۔ اگر حضرت صاحب کو کوئی شخص کچی نیند جگا دیتا تو آپ سخت تکلیف محسوس کرتے دن کو کلاس میں ہم بیٹھتے تو مجھ سے مخاطب ہو کر فرماتے'

"کیا آپ کو پتہ ہے گزشتہ رات مجھ پر کیا گزری؟"

پھر خود ہی فرما دیتے:۔

"مجھے کچی نیند جگا دیا گیا۔"

میری رہائش بھاٹی گیٹ سے باہر ایک پرائیویٹ عمارت میں تھی۔ میرے ساتھ والے کمرے میں معروف شاعر حفیظ ہوشیار پوری رہتے تھے۔ وہ مجھ سے ایک سال سینئر تھے اور میرے جگری دوست تھے۔ اس زمانے میں مولوی ظفر علی خان اپنے اخبار زمیندار میں احمدیوں کے خلاف بہت لکھا کرتے تھے۔ ایک چھٹی کے دن وہ اصرار کر کے مجھے اپنے ہمراہ زمیندار کے دفتر مولوی ظفر علی کے پاس لے گئے۔ مولوی صاحب کو پتہ نہیں تھا میں احمدی ہوں۔ ہم نے مولوی صاحب سے گزارش کی کہ وہ اپنا تازہ کلام سنائیں۔ مولوی صاحب نے اپنی نظم سنانا شروع کی تو اس کا مطلع ہی احمدیوں کے لئے ایک گالی تھا۔ حفیظ ہوشیار پوری نہ رہ سکے اور بول پڑے: "مولانا! یہ آپ کیا غضب کر رہے ہیں۔ تبسم صاحب احمدی ہیں۔" مولانا نے معذرت کی اور خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ان سے جو بات چیت ہوئی اس کے جواب میں دوسرے دن مولوی صاحب نے زمیندار اخبار کا پورا ایک صفحہ میرے خلاف لکھ مارا۔ اور ساتھ ہی دو دن بعد اسلامیہ کالج سے ملحق مسجد مبارک میں اس موضوع پر اپنا لیکچر رکھ دیا۔ مجھے اس کا پتہ نہیں تھا۔ لیکچر والے دن میرے تین چار غیراز جماعت دوست آئے اور کئی غلط بیانیاں کر کے مجھے اپنے ہمراہ اسلامیہ کالج لے گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے مجھے زبردستی اٹھایا اور مسجد مبارک کے اندر لے گئے۔ اس وقت مولوی ظفر علی خان صحن مسجد کے درمیان کھڑے میرے خلاف تقریر کر رہے تھے۔ میرے دوستوں نے مجھے عین مولوی صاحب کے پاس کھڑا کر دیا۔ مجھے دیکھ کر مولوی صاحب نے کہا:۔

"یہ ہے وہ منہ پھٹ اور دریدہ دہن آدمی۔ اب اسے یہاں سے زندہ نہیں جانے دینا چاہئے۔ مسلمانو! تمہاری غیرت کا تقاضا ہے کہ اس کی ہڈی پسلی ایک کر دو۔"

اس پر سخت طیش اور اشتعال پھیل گیا۔ کئی لوگوں کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور وہ مجھ پر پل پڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ شدید افراتفری پیدا ہو گئی۔ ابھی کوئی ہاتھ میرے جسم تک نہیں پہنچ پایا تھا کہ کچھ فاصلے سے ایک پر جلال آواز گونجی۔

"میں عشرہ کاملہ کا صدر ہونے کی حیثیت سے عشرہ کاملہ کے رکن عبدالرشید تبسم کو حکم دیتا ہوں کہ وہ دس سیکنڈ کے اندر مجھ تک پہنچ جائیں۔ دس سیکنڈ کے اندر۔"!

آواز میں بڑی دلیری اور بڑا جلال تھا۔ سب نے بوکھلا کر آواز دینے والے کی طرف گردنیں گھمائیں۔ میں نے آواز پہچان لی تھی۔ جو لوگ مجھ پر حملہ کرنے کے لئے کھڑے ہو چکے تھے میں بڑی تیزی سے ان کو دھکیلتا اور بیٹھے ہوئے حاضرین جلسہ پر سے پھلانگتا ہوا ایچ دس سیکنڈ کے اندر آواز کے مرکز تک پہنچ گیا۔ مسجد کے عین کنارے پر صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد ہاکی بلند کئے کھڑے تھے۔ ساتھ پانچ چھ دوسرے احمدی طلباء ہاکیاں اٹھائے پوزیشن لئے اپنے لیڈر کے حکم کے منتظر کھڑے تھے۔ میں ان سے جا ملا تو پھر ایک آواز اسی تہور، اسی جلال سے بلند ہوئی۔

"ہم فساد کرنے یا کسی کی ہڈیاں توڑنے کے لئے نہیں آئے۔ ہم امن قائم رکھنے اور کسی مظلوم انسان کی ہڈیاں توڑنے کی کوشش کرنے والوں کو اس حرکت سے روکنے کے لئے آئے ہیں۔"

صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد کی آواز نے اچانک ہیبت طاری کر دی۔ مولوی ظفر علی صاحب اور حاضرین سب کے سب دم بخود ہو کر اٹھی ہوئی ہاکیوں کی طرف تک رہے تھے کہ یہ مختصری فوج کہاں سے یکایک نازل ہو گئی۔

اب حضرت صاحبزادہ صاحب نے حرکت کی اور ان کی قیادت میں میرے سمیت دوسرے دوست "عظیم سٹریٹ" سے ہوتے ہوئے سرکلر روڈ پر آ گئے۔ وہاں سے چند قدم آگے جا کر کراؤن ہوٹل کے قریب خالی جگہ پر پہنچے تو حضرت صاحب کھڑے ہو گئے۔ سب نے ہاکیاں نیچی کر لی تھیں۔ اب حضرت صاحب مجھ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ میں کیسے اس فساد کی جگہ پہنچ گیا۔ میں نے ساری صورت حال بیان کر دی۔

معلوم ہوا اس دن آپ کشتی رانی کے لئے چند دوستوں سمیت دریائے راوی پر گئے ہوئے تھے۔ جب وہ کشتی رانی سے فارغ ہو کر احمدیہ ہوسٹل واپس جانے کے لئے دریائے راوی سے روانہ ہوئے تو کسی نے ذکر کیا کہ آج اسی وقت مسجد مبارک میں مولوی ظفر علی خان کی تقریر ہے۔ مولوی صاحب ہمیشہ احمدیوں کے خلاف تقریر کیا کرتے تھے اس لئے ان کو خیال آیا کہ واپس جاتے وقت راستے میں مولوی صاحب کی تقریر کا کچھ حصہ بھی سن لیں۔ چنانچہ وہ عین اس وقت مسجد مبارک کے کنارے پہنچے جب مولوی صاحب حاضرین کو مشتعل کر رہے تھے کہ وہ میری ہڈی پسلی ایک کر دیں۔ پمفلٹوں کی تقسیم کی وجہ سے چونکہ بعض عناصر حضرت صاحب کے خلاف اشتعال پیدا کرتے تھے اس لئے حضرت صاحب اکثر ہاکی اپنے ہاتھ میں رکھتے اور چند دوستوں کی معیت میں ہوسٹل سے کسی دوسری جگہ جاتے تو ہر دوست کے ہاتھ میں ہاکی ہوا کرتی تھی۔

بی۔ اے کا یونیورسٹی کا امتحان ہو رہا تھا۔ ایک دن رات کے بارہ بجے ہمارے تین چار کلاس فیلو میرے پاس آئے۔ میں سو گیا تھا۔ مجھے جگا کر بتایا گیا کہ صبح کو جو امتحانی پرچہ آئے گا وہ پہلے سے آؤٹ ہو گیا ہے اور ہم نے اس کی نقل حاصل کر لی ہے جو اس وقت ہمارے پاس ہے۔ یہ وہ غیراز جماعت دوست تھے جو حضرت صاحب کا بڑا احترام کرتے تھے۔ اس وقت ان کا اصل جذبہ تھا کہ صبح آنے والے سوالات وہ حضرت صاحب کو قبل از وقت بتا دیں تا کہ ان کو فائدہ پہنچ جائے۔ ان کو پتہ تھا کہ حضرت صاحب سے میرا گہرا ربط ہے اس لئے وہ سیدھے حضرت صاحب کے پاس جانے کی بجائے میرے پاس چلے آئے کہ ہم سب مل کر حضرت صاحب کے پاس چلیں۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ حضرت صاحب کو کچی نیند سے اٹھانا مناسب نہیں۔ مگر وہ میری ایک نہ مانے۔ تانگہ ساتھ لائے تھے۔ بڑے اصرار کے بعد مجھے بھی اپنے ساتھ بٹھایا اور ہم سب رات کے ساڑھے بارہ بجے احمدیہ ہوسٹل پہنچ گئے۔ میں پیچھے ہو گیا۔ ان لوگوں نے حضرت صاحب کو جگایا اور امتحانی پرچے کی نقل بڑے فخر سے ان کے سامنے کر دی۔

حضرت صاحب نے وہ نقل نہ پکڑی اور فرمایا:۔

"میں صرف اس محنت کا صلہ لینے کا حقدار ہوں جو میں نے کی۔ جو نمبر مفت ملتے ہوں وہ میں کبھی نہیں لوں گا۔ تم نے اپنی سمجھ کے مطابق مجھے فائدہ پہنچانے کی کوشش کی۔ اس کے لئے میری طرف سے شکریہ۔ مگر اب مجھے سونے دیجئے۔"

یہ کہہ کر حضرت صاحب پیچھے ہٹ گئے۔ پرچہ بردار دوست شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔

گورنمنٹ کالج لاہور کے ابتدائی دور تعلیم میں حضرت صاحب نے بعض تقریری مقابلہ جات میں بھی حصہ لیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ان کی تقریر عمومی سطح پر ہی رہی۔ چنانچہ لمبا عرصہ بعد جب حضرت صاحب مسند امامت پر متمکن ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر حضرت صاحب کی فصاحت و بلاغت اور روانی گفتار کا ایسا سکہ بٹھایا کہ سننے والے کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ جاتا۔

واقعات بے شمار ہیں۔ باتیں بے پناہ ہیں۔ یادوں کا کارواں ہے کہ بڑھتا چلا آتا ہے مگر قلم ساتھ نہیں دیتا۔ آنکھیں دھندلا جاتی ہیں۔ اے خدا ہمارے پیارے آقا کو اپنی بھرپور محبت سے نواز اور ان کے درجات جنت میں بلند سے بلند تر کرتا چلا جا۔ آمین۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً 300 گھرانوں کے 1000 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تا کہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تا کہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اعلیٰ اخلاقی نمونوں کے متعلق بیان کرتے ہوئے 29 نومبر 1996ء کو بیت الحمد مالمو (سویڈن) میں فرماتے ہیں۔

یہ ایک ہی پروگرام ہے کہ اپنے اخلاق کو بہت اعلیٰ درجہ کے اخلاق بنائیں جو عملی زندگی میں تمام ماحول کو روشن کرنے لگیں ان کی آنکھوں کو خیرہ کردیں۔ آپ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی اجنبی کی حیثیت سے یہاں سے چلیں جیسے ان کے ہاں Aliens اترتے ہیں فرضی طور پر اور آکر اور بھی زیادہ ان کے اخلاق برباد کر جاتے ہیں۔ ان کا قتل وغارت' ان کا خون خرابہ' ان کا ظلم و ستم یہ ان بچوں کی زندگی کا مقصد بن جاتا ہے جو بڑی دلچسپی کے ساتھ ان پروگراموں کو دیکھتے ہیں (-)

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے آنحضرت ﷺ کی دعا کے بعد سب سے زیادہ انقلابی طاقت آپ ﷺ کا خُلق بیان فرمائی ہے یہ خُلق محمدؐ ہی تھا جس نے لازماً غالب آنا تھا۔ اور اجنبی دنیا میں جب ایک اجنبی اُترتا ہے تو شروع میں اس کی مخالفت ہوتی ہے وہ عجیب باتیں کرتا ہے' عجیب ادائیں دکھاتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم میں سے نہیں ہے اس لئے اسے اپنے سے نکال باہر پھینکو۔ مگر بنیادی طور پر' انسانی فطرت کی گہرائی میں حُسنِ خُلق کے تقاضے ایسے داخل ہیں کہ کوئی دنیا کی طاقت انہیں مٹا نہیں سکتی۔ 'بد سے 'بد سوسائٹی میں بھی دل کے اندر یہی آواز ہے کہ کاش اس ماحول کو حُسنِ خُلق روشن کردیتا' کاش ہمارے دن بدل جائیں' کاش ہمارا فساد امن میں تبدیل ہو جائے۔ یہ آواز ہر مجرم کی آواز بھی ہے ہر انسان جو بد سوسائٹی کا ممبر ہے جو اس کے نتیجے میں دن بدن نیچے اُتر رہا ہے اُوپر دیکھ کر اُوپر چڑھنے کی تمنا اس کی کبھی نہیں مرتی۔ پس دل کی آواز کو انبیاء کے خُلق ابھارتے ہیں اور بالآخر دل کی یہ آواز جیتا کرتی ہے۔

آج بھی میں نے اپنے ناروے اور سویڈن اور ڈنمارک کے دورے میں محسوس کیا ہے کہ یہاں اگر کوئی چیز تبدیلی لاسکتی ہے تو آپ کے خُلق ہیں' آپ کے اخلاق ہیں۔ اخلاقِ حسنہ کے سوا یہ ممکن نہیں ہے (-)

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی ہمیں یہ راز سمجھائے اور خوب کھول کھول کر ہمارے سامنے یہ باتیں بیان فرمائیں اور سب سے اہم اور قیمتی راز یہ ہمیں بتایا کہ یہ سب کچھ جو عمل کی طاقت ہے اچھی باتیں سننا اور پھر ان پر عمل کرنا یہ اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے جتنا چاہو تم زور مارو' جتنا چاہوں میں تمہیں سمجھاؤں تم پر یہ بات خوب کھول دینا چاہتا ہوں کہ توفیق اسی کو ملے گی جس پر خدا کا فضل نازل ہوگا اور یہ توفیق آسمان سے ہی اترا کرتی ہے۔

اب لمبا عرصہ ہو گیا میں جماعت احمدیہ کو اخلاقِ حسنہ سے متعلق اپنے خطبات میں نصیحت کرتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں کہ کس طرح ہمارا سفر گھروں سے شروع ہو گا۔ جب تک گھروں میں اخلاقِ حسنہ کے نمونے جاری نہ ہوں' جب تک خاوند اور بیوی کے درمیان' باپ اور بیٹی اور بیٹوں کے درمیان' ماں اور بیٹیوں اور ماں اور بیٹوں کے درمیان ایک جنت کا سا معاشرہ قائم نہ ہو اور اخلاقِ حسنہ کے نمونے گھروں میں جاری نہ ہوں اس وقت تک یہ دعویٰ کہ ہم دنیا کو تبدیل کر دیں گے محض ایک جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔ یعنی احمق بھی تو ایک جنت بنا لیا کرتے ہیں وہ ان جنتوں میں جا بستے ہیں لیکن حقیقت میں وہ جنتیں اور ہیں جن میں ان لوگوں کی رسائی ہوگی جو صاحبِ عقل ہیں احمق کو وہاں تک کوئی رسائی نہیں۔

پس یاد رکھو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی اسی طرح دراست کے حق ادا کئے اور ہمیں خوب کھول کھول کے سمجھا دیا۔ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دور کا انقلاب اخلاقِ حسنہ سے وابستہ ہے۔ کیونکہ مجھے کامل یقین ہے کہ دنیا کو آج سب سے زیادہ اخلاق کی پیاس ہے۔ دلائل کی دنیا میں تو ہر انسان یہ طاقت ہی نہیں رکھتا کہ بڑے بڑے اہلِ علم اور اہلِ فضل پر غالب آ سکے۔ اگر وہ سچا بھی ہو تو دنیا بہت چالاک ہے اور دنیا ظاہری علوم میں اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ایک عام سادہ لوح انسان کے لئے اور ایک مخلص احمدی کے لئے جس نے بات بھی دنیا کے برعکس کرنی ہو کیسے ممکن ہے کہ وہ ان لوگوں کو سمجھا کر ان کو مغلوب کر سکے۔ لیکن ایک چیز ہے جو دنیا کے پاس نہیں وہ اخلاقِ حسنہ ہیں۔ ایک چیز ہے جس کی پیاس دنیا میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ پس آج اخلاقِ حسنہ سے آپ بڑے بڑے علماء اور اہل علم و فضل کے مونہہ بند نہیں کر سکتے مگر ان کے کردار تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ اخلاقِ حسنہ میں ایک حیرت انگیز انقلابی طاقت ہوا کرتی ہے۔

وہ لوگ جو اخلاقِ حسنہ سے آراستہ ہو کر دنیا میں پھرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ روشن ہوتے ہیں۔ جیسے جگنو کی دُم چمکتی ہے۔ اندھیری رات میں جگنو کی دُم بھی تو چمکا کرتی ہے۔ مگر چھوٹی سی روشنی ہے جو دوسرے جگنوؤں کو اس طرف کھینچ لاتی ہے کچھ کیڑے مکوڑے ان سے راہ پا جاتے ہیں مگر (صاحبِ ایمان) کا نور تو اس کے آگے بھاگتا ہے اس کے دائیں طرف آگے بڑھتا ہے اور (صاحبِ ایمان) کا نور دور دور تک لوگوں کے لئے ماحول کو روشن کر دیتا ہے۔ یہ نور اخلاقِ فاضلہ کا نور ہے' اخلاقِ حسنہ کا نور ہے.....

پس آج ہم نے اس دور میں جس دور میں احمدیت داخل ہوئی ہے سب سے زیادہ اخلاقِ حسنہ کی حفاظت کرنی ہے سب سے زیادہ اخلاقِ حسنہ کو اپنا کر اس طاقتور ہتھیار کے ذریعے دنیا پر غالب آنا ہے اور آپ یقین جانیں کہ دنیا کی بڑی سے بڑی قومیں بھی اس ہتھیار کا دفاع نہیں جانتیں کیونکہ وہ اس ہتھیار سے خالی ہیں ان کو علم ہی نہیں کہ اخلاقِ حسنہ ہوتے کیا ہیں۔ ظاہری خُلق کے لحاظ سے آپ کو بہت اچھے اچھے لوگ ملیں گے مگر ظاہری اخلاق جو Civilization کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے اندر کو بقا نہیں جب اس کے مفادات سے دوسرے کے مفادات ٹکراتے ہیں تو وہ خُلق محض ایک فلم سی دکھائی دیتا ہے' جھلی سی جو اس کے وجود پر تھی اور فوراً پھٹ جاتی ہے۔ بڑی بڑی معزز قومیں ہیں بڑی بڑی مہذب قومیں ہیں جن کے مفادات جب کسی غریب قوم سے ٹکرائیں تو ساری اخلاقیات کی جھلی پھٹ کر پارہ پارہ ہو جاتی ہے اندر سے ایک وحشی درندہ نکلتا ہے اس کے ناخن جو پہلے اندر چھپے ہوئے تھے انگلیوں کے اندر دبے ہوئے تھے وہ باہر نکل آتے ہیں' اس بھیڑیئے کی طرح جو ایک بچے کی نانی بن کر بیٹھا ہوا تھا اور جب وہ اس کے قابو آیا تو پھر اس کے ناخن باہر نکلے پھر اس کے دانت باہر نکلے اور اس کی اصلیت تب ظاہر ہوئی۔

پس جن اخلاقِ حسنہ سے آپ متاثر ہیں جو خدا کے بغیر ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ پر ایمان کے بغیر بھی دنیا کو ہلکے پھلکے سے اخلاق میسر ضرور آتے ہیں لیکن جب بھی ان کے طبعی نفسی تقاضوں سے ان اخلاق کا ٹکراؤ ہو تو ان کے اخلاق پارہ پارہ ہو کر بکھر جاتے ہیں غریب قومیں جن کے اندر خون کا قطرہ بھی باقی نہیں اور ان کے خون کو بھی چوسنے کے لئے وہ اسی طرح دانت تیز کرتے ہیں جیسے امیر قوموں سے دولتیں لوٹنے کے لئے تیز کرتے ہیں....

پس آنحضرت ﷺ کے اخلاق کا اگر کوئی خلاصہ ہو سکتا ہے تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کا دینے کا ہاتھ ہمیشہ اُوپر رہا ہے۔ کبھی اس نیت سے ایک ذرہ بھی آپ ﷺ نے کسی پر احسان نہیں فرمایا کہ یہ بعد میں میرے کام آجائے گا ہو سکتا ہے کبھی اس کی ضرورت پڑ جائے یا ہو سکتا ہے یہ امیر ہو جائے تو میں اس کی دولت سے فائدہ اٹھاؤں' یہ سب جاہلانہ باتیں ہیں (کلامِ الٰہی) نے جو اخلاق کی تعریف فرمائی ہے اس میں ایک یہ نکتہ' اور اور بھی بہت سے ہیں وہ اخلاقِ فاضلہ کو جو حقیقی اخلاق ہیں جو اللہ سے وابستہ ہیں جو صرف ایمان والوں کو نصیب ہوتے ہیں ان کو دنیا کے اخلاق سے اس طرح ممتاز کر دیتے ہیں کہ دونوں مختلف وجود بن جاتے ہیں ان کی نوع بدل جاتی ہے دنیا کے اخلاق ان اخلاقِ حسنہ کے مقابل پر جو (کلامِ الٰہی) سکھاتا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے' کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے گویا وہ اخلاق ہی نہیں ہیں.... ایک وہی وجود ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا قدم اخلاق کی چوٹی پر واقع ہے۔ تو منزل بہ منزل اخلاق میں نہیں بڑھ رہا اخلاق تیرے قدموں کے نیچے ہے۔ یہ ویسا ہی محاورہ ہے جیسے جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اگر تم نے اخلاق سیکھنے ہیں تو محمد رسول اللہ کے قدم چومو کیونکہ وہیں سے تمہیں اخلاق ملیں گے۔ اخلاق کی ہر بلند سے بلند چوٹی آپ ﷺ نے سر کرلی ہے اور اس چوٹی پر آپ ﷺ فائز ہیں۔

پس یہ وہ اخلاق ہیں جن کی تعلیم آنحضرت ﷺ نے زبانِ خاموش سے دی اور (کلامِ الٰہی) نے اس زبانِ خاموش کی بات خوب کھول کر آپؐ تک پہنچائی۔ وہ باتیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکسار کی وجہ سے آپؐ کی فطرت میں مخفی حسن کے طور پر تھیں (کلامِ الٰہی) نے اسے خوب کھول دیا' تصریف آیات کی' ایک پہلو بھی ایسا نہیں رکھا جو دنیا پر روشن نہ کر دیا گیا ہو"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامل طور پر انؓ ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

OOO

پتہ درکار ہے

○ مکرم عبدالجمیل صاحب ابن مکرم مولوی عبدالمجید صاحب آف کراچی وصیت نمبر 20516 کا 94-93ء سے دفتر ہذا کے ساتھ کوئی رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو موصی کے ایڈریس کا علم ہو تو فوری طور پر دفتر کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31190 میں مبارک احمد ولد فضل احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ کاروبار عمر35 سال بیعت 1987ء ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن 22/B سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع ڈھوک عبداللہ فتح جھنگ روڈ ترنول راولپنڈی مالیتی تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد 22/B سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا گواہ شد نمبر1 محمد دین انور وصیت نمبر5464 گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اسلم باجوہ وصیت نمبر20421۔

مسل نمبر31191 میں محمد سلیم ولد ٹھیکیدار محمد دین قوم عراب پیشہ ٹھیکیداری عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان نمبر 178 گلی نمبر 73/ 9-G اسلام آباد برقبہ 40X80 ڈبل سٹوری مالیتی۔ 2500000 روپے میرا حصہ 1/5 ہے۔2۔ پلاٹ برقبہ ڈیڑھ کنال واقع دارالصدر غربی ربوہ مالیتی۔/1200000 روپے میرا حصہ 1/5 ہے۔3۔ نقد رقم بینک میں۔/800000 روپے۔ اور گاڑی مالیتی۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/8000 روپے ماہوار بصورت ٹھیکیداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد سلیم 73-ST - 178 - 9/3-G اسلام آباد گواہ شد نمبر1 ہمایوں نصیر وصیت نمبر28350 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمود احمد ناگی وصیت نمبر25885۔

مسل نمبر31192 میں ارشاد بیگم بنت لال دین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ بینک بیلنس۔/275000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات دو عدد انگوٹھیاں چار چوڑیاں لاکٹ وزنی ساڑھے اکیاسٹھ گرامز مالیتی۔/29000 روپے۔ 3۔ پرائز بانڈ مالیتی۔/19000 روپے۔ 4۔ حق مہر وصول شدہ۔/7000 روپے۔ 5۔ نقد موجود دو صد ڈالر۔/200 $۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1300 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ارشاد بیگم مہدی محلہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر1 ناصر احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 عزیز احمد باجوہ محلہ کوٹ عبدی خان گوجرہ۔

مسل نمبر31193 میں محمد شریف ولد میاں مہردین قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قیام پورورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین ساڑھے سات ایکڑ مالیتی۔/750000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 4 مرلہ واقع قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ مالیتی۔/100000 روپے۔3۔ خستہ حالت پیٹر آئل ڈیزل انجن مالیتی۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2500 روپے ماہوار بصورت آئل ایجنسی مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/37500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شریف قیام پورورکاں P.O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 محمد داؤد ناصر وصیت نمبر 26532 گواہ شد نمبر2 عبدالکریم زعیم انصاراللہ قیام پورورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر31194 میں آمنہ بی بی زوجہ محمد شریف قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قیام پورورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/25000 روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آمنہ بی بی قیام پورورکاں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 محمد داؤد ناصر وصیت نمبر26532 گواہ شد نمبر2 عبدالکریم زعیم انصاراللہ قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر31195 میں ڈاکٹر نصیر احمد منصور ولد چوہدری خوشی محمد قوم ملی جٹ پیشہ ڈاکٹری عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 435/E B حال ممتاز ہسپتال بورے والا وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ رہائشی مکان و عمارت برائے مریضان مالیتی۔/500000 روپے۔2۔ رہائشی مکان و عمارت برائے مریضان برقبہ چار کنال مالیتی۔/480000 روپے۔ 3۔ سوزوکی کار ماڈل 1996ء سیکنڈ ہینڈ مالیتی۔/450000 روپے۔ اور پلاٹ برقبہ تین کنال واقع چک نمبر 435/E B نزد بورے والا مالیتی۔/300000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/1730000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/20000 روپے ماہوار بصورت میڈیکل پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر نصیر احمد منصور ممتاز ہسپتال بورے والا ضلع وہاڑی گواہ شد نمبر1 محمد ایوب سیکرٹری مال بورے والا ضلع وہاڑی گواہ شد نمبر2 محمود احمد منیب مربی سلسلہ وصیت نمبر20729۔

مسل نمبر31196 میں ریحانہ بیگم زوجہ ڈاکٹر نصیر احمد منصور قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ممتاز ہسپتال بورے والا ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین ساڑھے بارہ ایکڑ واقع چک 543/E B ضلع وہاڑی مالیتی۔/1500000 روپے۔2۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال 8 مرلہ واقع چک 543/E B ضلع وہاڑی مالیتی۔/112000 روپے۔3۔ مکان رہائشی کا 1/4 حصہ واقع چک 543/E B ضلع وہاڑی مالیتی۔/25000 روپے۔ اور حق مہر۔/15000 روپے وصول شدہ کل جائیداد مالیتی۔/1652000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/37500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ریحانہ بیگم ممتاز ہسپتال بورے والا ضلع وہاڑی گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر نصیر احمد منصور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمود احمد منیب مربی سلسلہ وصیت نمبر20729۔

مسل نمبر 31198 میں عبدالستار ولد چوہدری غلام محمد قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ راجگڑھ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع شاہ تاج کالونی لاہور مالیتی۔/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/12000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالستار 56۔ ایل ڈی اے ساندہ ہومز نیشنل ٹاؤن ساندہ روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 عامر ستار پسر موصی مسل نمبر31200 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد شاہد 21 ملک پارک راج گڑھ لاہور۔

مسل نمبر 31197 میں مسعودہ بیگم بیوہ مسعود احمد قوم بجہ پیشہ خانہ داری عمر70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ نقد رقم۔/100000 روپے۔2۔ زیورات طلائی وزنی 1 تولہ مالیتی۔/5600 روپے۔3۔ حق مہر وصول شدہ۔/200 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/105800 روپے۔ اس وقت مجھے

مبلغ/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسعودہ بیگم C/O باسل کریانہ سٹور لطیف آباد نمبر6 حیدر آباد گواہ شد نمبر1 منصور احمد وصیت نمبر19495 گواہ شد نمبر2 نصیر الدین انجم مربی سلسلہ وصیت نمبر25715۔

مسل نمبر 31199 میں امتہ الستار زوجہ عبدالستار قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیشنل ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1۔ مکان نمبر56 ساندہ ہومز نیشنل ٹاؤن ساندہ روڈ لاہور مالیتی/550000 روپے اور زیورات طلائی 7 تولہ مالیتی.....۔ اس وقت مجھے مبلغ/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الستار 56۔ ایل ڈی اے ساندہ ہومز نیشنل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 عامر ستار مسل نمبر31200 پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 بشارت احمد شاہد حلقہ راج گڑھ لاہور۔

مسل نمبر 31200 میں عامر ستار ولد عبدالستار قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساندہ ہومز نیشنل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عامر ستار 56۔ ایل ڈی اے ساندہ ہومز نیشنل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 عبدالستار والد موصی مسل نمبر31198 گواہ شد نمبر2 بشارت احمد شاہد 21 ملک پارک راج گڑھ لاہور۔

بقیہ صفحہ 1

طرف ہوتی ہے محض خالی نہیں ہو جاتے بلکہ بہتر چیز اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ اس لئے جب آیات ان پر پڑھی جائیں تو ان کی آنکھیں چمک اٹھتی ہیں 'وہ اندھوں اور بہروں کی طرح آیات سے سلوک نہیں کرتے۔ (از خطبہ 14 مارچ 1997ء)

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

کاشف محمود طاہر ابن محمد محمود طاہر ربوہ

عالیہ حلیم بنت عبد الحلیم سحر ربوہ

رانا فرہاد اعظم ابن رانا محمد اعظم ربوہ

نبیل احمد بٹ ابن محمود احمد بٹ گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد

محمد سلیمان ابن شوکت علی قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

عادل عزیز ابن عزیز احمد قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

وقاص احمد ابن افتخار احمد گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ

مجیب احمد کاہلوں ابن حبیب اللہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ

مبشر احمد کاہلوں ابن منور احمد کاہلوں گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ

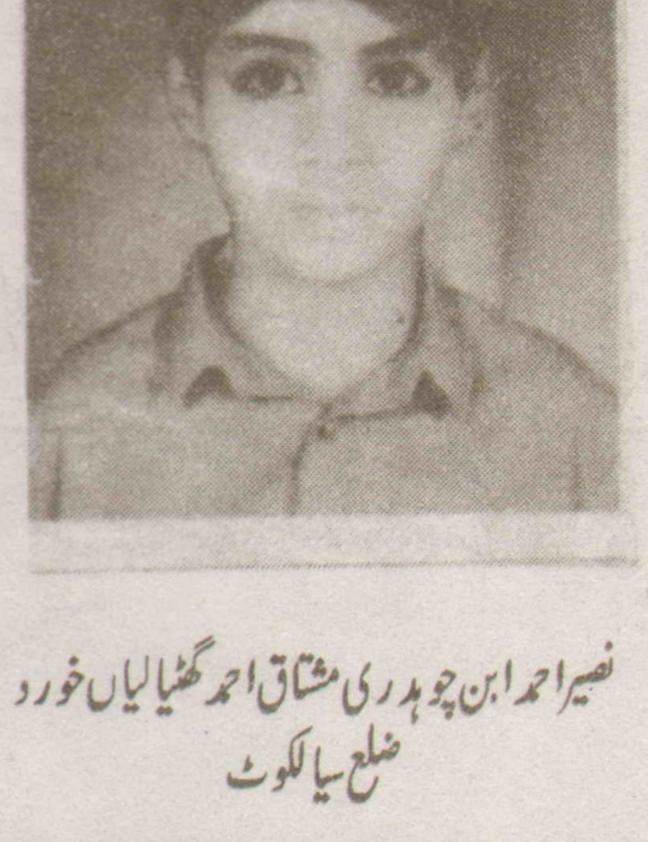

نصیر احمد ابن چوہدری مشتاق احمد گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ

فرہاد احمد کاہلوں ابن رفیق احمد کاہلوں گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ

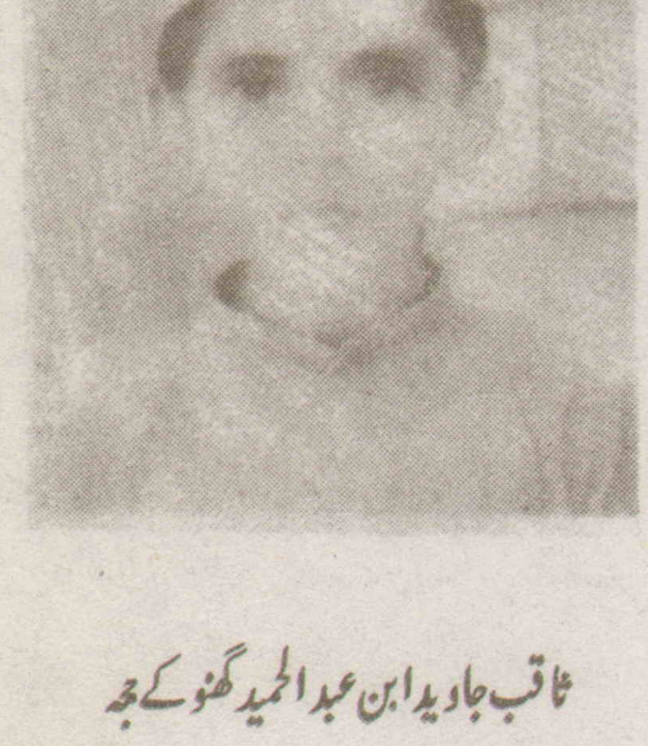

ثاقب جاوید ابن عبد الحمید گھنوکے ججہ

خبریں

ربوہ : 14- جون-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی وزیر خزانہ سینٹر سرتاج عزیز نے آئندہ مالی سال کے لئے 552 ارب روپے کے حجم کا بجٹ قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے جو رواں مالی سال کے بجٹ سے 4ء 10 فیصد زائد ہے۔ اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا۔ بجٹ میں دفاعی اخراجات کے لئے ایک کھرب 34 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جبکہ 97ء 1996 پچھلے بجٹ میں دفاعی اخراجات ایک کھرب 31 ارب روپے تھے۔ اس طرح دفاعی اخراجات میں صرف 2 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ بجٹ میں ٹیکسوں میں وسیع پیمانے پر اصلاحات کرنے کے لئے ٹیکس گزاروں کو سہولیات فراہم کرتے ہوئے متعدد اشیاء پر ٹیرف اور ڈیوٹیز کم کر دی گئی ہیں۔ جس سے ٹریکٹرز۔ انجینئرنگ صنعتی سامان۔ اخباری کاغذ۔ کاپیاں۔ کتابیں۔ سیمنٹ۔ ٹیلی فون کال پر ڈیوٹی' مشروبات' آڈیو وڈیو کیسٹس' بس باڈیز' ٹیلی ویژن' ایئر کنڈیشنز' ادویات' پولٹری اور پولٹری فیڈ نیز کمپیوٹر کی قیمتوں میں کمی کر دی گئی ہے۔ جبکہ ڈاکٹرز' وکلاء' اکاؤنٹنٹس' آرکیٹکٹس پر اکسائیڈ ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔ بینک قرضوں نیز سرمایہ کاری اور مشارکہ پر عائد ایکسائز ڈیوٹی واپس لے لی گئی ہے۔ سرطان۔ ایڈز وغیرہ جیسی مہلک امراض کے خاتمہ اور ذہنی' جسمانی معذور افراد کی بحالی کے لئے آنے والے تحائف اور آلات پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ دی گئی ہے۔

○ بجٹ میں جنرل سیلز ٹیکس پرچون کی سطح پر عائد ہو گا۔ جنرل سیلز ٹیکس کی تشخیص اور نفاذ تاجر برادری کی نمائندہ تنظیموں اور ایوان ہائے صنعت و تجارت کے مشوروں سے کیا جائے گا۔ جس کی تفصیلات کا اعلان نوٹیفکیشن کے ذریعہ ہو گا۔

○ ایکسائز ڈیوٹی کی کمی یا خاتمہ سے آئندہ مالی سال میں مرغی کا گوشت' اندرون ملک ٹیلی فون کا استعمال موبائیل فون کے ٹیکس وغیرہ میں کمی ہو جائے گی۔

○ وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تعداد پہلے ہی زیادہ ہے۔ اس لئے سرکاری ملازمتوں میں روزگار کے مواقع محدود ہوں گے۔ لیکن صنعتی ترقی سے روزگار میں اضافہ ہو گا۔ جس سے لاکھوں افراد کو روزگار ملے گا۔ حکومت بیروزگاری کے خاتمہ کے لئے خود روزگاری پروگرام کو فروغ دے گی۔ اس مقصد کے لئے سمال بزنس فنانس کارپوریشن کو مزید فعال بنایا جائے گا۔

○ حالیہ بجٹ میں تعلیم صحت اور کھیل و تفریح کی سہولیات کی مدوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ تعلیم کی مد میں گزشتہ بجٹ میں 4 ارب 69 کروڑ روپے کے مقابلہ میں 5 ارب 5 کروڑ روپے۔ صحت میں ایک ارب 66 کروڑ کے مقابلے میں ایک ارب 84 کروڑ اور کھیل شعبے میں ایک ارب 18 کروڑ کے مقابلے میں حالیہ بجٹ میں ایک ارب 34 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

○ 98-1997ء کے بجٹ میں 185 ارب روپے صرف اندرونی و بیرونی قرضوں کے سود کی نذر ہو جائیں گے۔ یوں قومی بجٹ کی سب سے زیادہ رقم قرضوں کے سود کی ادائیگی کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ حالیہ بجٹ میں اندرونی قرضوں کے سود پر 153 ارب 89 کروڑ اور بیرونی قرضوں پر ساڑھے 31 ارب روپے سود دینا پڑے گا۔

○ وفاقی حکومت نے آئندہ مالی سال 98-1997ء کے بجٹ میں سابق دور کے تمام خصوصی ترقیاتی پیکج ختم کر دیئے ہیں۔ جبکہ جن پروگراموں کو جاری رکھا گیا ہے ان کے فنڈز میں کمی کر دی گئی ہے۔ بجلی سائنس ٹیکنالوجی اور مواصلات کے لئے فنڈز بڑھا دیئے گئے ہیں اور سماجی بہبود کے لئے رقوم میں کمی کر دی گئی ہے۔

○ 98-1997ء کے مالی سال کے دوران گندم اور دوسری اشیاء خوردونوش کی درآمد کے لئے 18 ارب روپے [illegible] ملکی قرضے حاصل کئے جائیں گے۔

○ بجٹ میں چھوٹے کسانوں کو زرعی قرضوں کی فراہمی کے لئے ایک ارب روپے کی سب سڈی ختم کر دی گئی ہے۔

○ اگلے سال کے بجٹ میں فروغ تعلیم کے مقصد کے لئے اخباری کاغذ جو کتابوں اور کاپیوں میں بھی استعمال ہوتا ہے پر ڈیوٹی کی شرح 25 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد کر دی گئی ہے۔ تاہم اخبارات کے پبلشرز کے لئے پانچ فیصد رعایتی شرح جاری رہے گی۔

○ 98-1997ء کے بجٹ میں سیمنٹ پر سیلز ٹیکس ختم ہونے سے سیمنٹ کی قیمت میں 23 روپے 15 پیسے فی بوری کے حساب سے قیمت کم ہو گی۔ جس سے 180 روپے میں فروخت ہونے والی سیمنٹ کی بوری کی قیمت کم ہو کر 157 روپے تک ہو جائے گی۔

○ اٹامک انرجی کمیشن کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 19 کروڑ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔

○ پنجاب میں زرعی ٹیکس نافذ کر دیا گیا ہے ٹیکس ساڑھے بارہ ایکڑ سے زیادہ نہری۔ 25 ایکڑ سے زیادہ بارانی اراضی اور تمام باغوں پر نافذ ہو گا عدم ادائیگی پر 10 فیصد شرح سے جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

○ حکومت نے اصولی طور پر فیصلہ کیا ہے کہ اگلے مالی سال کے دوران تیس سال کی سروس مکمل کر لینے یا 58 سال کی عمر تک پہنچ جانے والے سرکاری ملازمین کو ریٹائر کر دیا جائے گا۔

○ پاکستان اور بھارت آئندہ ہفتے مذاکرات کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ اسلام آباد میں مذاکرات کا آئندہ دور 19 سے 23 جون تک جاری رہے گا۔

○ رینالہ خورد (اوکاڑہ) میں 9 گھنٹے تک مسلح ڈاکوؤں اور پولیس کے درمیان فائرنگ کے تبادلہ میں پانچ نامعلوم مسلح ڈاکو ہلاک اور دو فرار ہو گئے جبکہ ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک سپاہی جاں بحق ہو گیا ہے۔

○ ساہیوال میں دو بہادر خواتین نے ایک ڈاکو کو مار ڈالا اور دوسرا پکڑوا دیا۔

○ دس ہزار روپے والے انعامی بانڈز کی قرعہ اندازی 16- جون کو ہو گی۔

○ ڈاکٹر اسرار نے کشمیر کی تقسیم کا فارمولا پیش کر دیا ہے۔ ہندو علاقے بھارت اور مسلم علاقے پاکستان کے حوالے کر دیئے جائیں۔ ڈاکٹر اسرار نے کہا ہے کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے براہ راست مذاکرات کرنا ہوں گے۔ اقوام متحدہ کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی گئی تو پاکستان آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات سے بھی محروم ہو جائے گا۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کو صرف بے نظیر اور پیپلز پارٹی ہی بچا سکتی ہے۔ موجودہ بحران سے پاکستان کو نکالنے کے لئے الزام تراشیوں کا سلسلہ بند کرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم احتساب پر یقین رکھتے ہیں لیکن احتساب اور انتقام میں فرق کرنا ہو گا۔

○ ترک فوج کے جنرل فوزی توکیری نے دھمکی دی ہے کہ ملک میں سیکولر نظام کی جگہ اسلام پسند پالیسیاں نافذ کرنے کی کوشش کو طاقت سے کچل دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ترکی میں سیاسی اسلام لانے کی کوشش کچل دی جائے گی انہوں نے مزید کہا کہ ایران جیسا "سیاسی اسلام" ترکی کو مغربی تہذیب سے دور اندھیروں میں لے جائے گا۔ انہوں نے اس سلسلے میں لیبیا' سعودی عرب' اور سوڈان کی مثال بھی دی۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے کہا ہے کہ امریکہ کو پاکستان' بھارت' افغانستان اور سری لنکا میں عدم استحکام پر شدید تشویش ہے انہوں نے کہا کہ افغانستان پر کوئی ایک فریق قبضہ نہیں کر سکتا۔ شمالی افغانستان میں طالبان کی حالیہ شکست کے بعد گروپ ایک دوسرے سے مذاکرات کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ کشمیر پر امریکی پالیسی تبدیل نہیں ہوئی۔

تلاش گمشدہ

○ میرے ضروری کاغذات جن میں گلف ایر کا جرمنی کا ریٹرن ٹکٹ' والد صاحب محترم محمد یعقوب بھٹی صاحب کا پاسپورٹ' اور شناختی کارڈ' مورخہ 11 جون 1997ء کو چونگی نمبر 3 (بطرف احمد نگر) سے ربوہ بس اڈہ کی طرف آتے گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملیں براہ کرم خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

محمود احمد ابن محمد یعقوب بھٹی
3/36 فیکٹری ایریا۔ ربوہ

مکان و پلاٹ برائے فروخت

میرے بھائی مولوی عبدالکریم صاحب شرما حال مقیم لنڈن کی درج ذیل پراپرٹی زیر فروخت ہے
۱۔ مکان مشتمل بر قبہ ایک کنال 3/13 دارالعلوم غربی
۲۔ پلاٹ نمبر 10/25 دس مرلہ " "
۳۔ پلاٹ نمبر 11/25 دس مرلہ " "
پراپرٹی کو خریدنے والے احباب خاکسار کو درج ذیل پتہ پر ملیں۔ 17/18 دارالرحمت وسطی ربوہ
میجر (ر) عبدالحمید شرما
فون: 820

• دو عدد اے سی شارپ 1½ ٹن
• یونیورسل سٹیبلائزر دو (2) عدد
• ڈائننگ ٹیبل مع 6 عدد کرسیاں
• واشنگ مشین مع ڈرائرز • موٹر سائیکل CD-70 ماڈل 94ء • گیس ہیٹر وغیرہ
پاک لینڈ ٹریڈرز اینڈ نیلام گھر چوک اقصیٰ
رحمن مارکیٹ ربوہ

جماعت احمدیہ عالمگیر کو ۲۴ گھنٹے احمدیہ ٹیلی ویژن کی عالمی نشریات جاری کرنے پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

ہم خدمت خلق کرتے ہیں
یرقان کے علاج اور بچاؤ کیلئے بہترین LIVER DROPS دستیاب ہیں
سٹاکسٹ:- **ایف بی ڈسٹری بیوٹرز**
راجیکی روڈ - ربوہ